سوال

(650) نظر بد اور جن کا لگ جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نظر بد انسان کو لگ جاتی ہے؟ اس کا علاج کیا ہے؟ کیا اس سے بچنا توکل کے منافی تو نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نظر بد کا لگ جانا برحق اور شرعی و حسی طور پر ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِن يَكادُ الَّذينَ كَفَروا لَيُزلِقونَكَ بِأَبصـٰرِهِم ... سورة القلم 51

''اور کافر، یوں لگتے ہیں کہ تم کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کئی دیگر مفسرین نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا ہے یہ لوگ اپنی آنکھوں کے ساتھ آپ کو نظر بد لگانا چاہتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

«الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْكَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا» (صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقى، ح 2188)

''نظر بد کا لگ جانا برحق ہے، اگر کوئی چیز سے سبقت لے جاسکتی تو وہ نظر بد ہے اور جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو تم غسل کر دیا کرو۔''

اسی طرح امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ ''عامر بن ربیعہ کا سہل بن حنیف کے پاس سے اس وقت گزر ہوا جب وہ غسل کر رہے تھے تو اس نے کہا کہ جس طرح کا (خوبصورت اور حسین) بدن میں نے آج دیکھا ہے، اس طرح کا بدن تو کسی پردہ نشین دوشیزہ کا بھی نہیں دیکھا۔ بس اس کا یہ کہنا تھا کہ سہل بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے، انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سہل بے ہوش ہوگئے ہیں، ان کا علاج فرمائے۔ آپ نے فرمایا، تم کسے الزام دیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عامر بن ربیعہ کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَى مِنْهُ شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ» (سنن ابن ماجہ، الطب، باب العین، ح 3509 وسنن الکبری للنسائی: 6/ 60، ح: 10036)

’’تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرتا ہے ؟ جب کوئی اپنے بھائی کو کسی ایسی چیز کو دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے ۔‘‘

پھر آپ نے پانی منگوایا اور عامر کو حکم دیا کہ وہ وضو کرے ،اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور دونو ں گھٹنوں کو اور تہبند کے اندر کے حصے کو دھوئے ، پھر آپ نے حکم دیا کہ اس پانی کو سہل کے اوپر انڈیل دو اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے حکم دیا کہ برتن کو اس کے پیچھے سے اس کے اوپر انڈیل دو ۔ نظر لگنا ایک ایسا امر واقع ہے ،جو کئی دفعہ مشاہدہ میں آچکا ہے ۔ لہذا اس کا انکار ممکن نہیں ۔ نظر لگ جائے تو اس کے لیے حسب ذیل شرعی علاج استعمال کیے جائیں :

1۔ دم کرنا : نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

((لارقیۃ الامن عین اوحمۃ)) (صحيح البخاري، الطب باب من اكتوى اوركوى غيره ۔۔ الخ، ح : 5705 و صحيح مسلم ، الايمان ، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين ۔۔۔ الخ ، ح : 220)

’’دم نظر بد یا بخاری ہی کے لیے کیا جا سکتا ہے ۔‘‘

جبریل امین نبی اکرم ﷺ کو دم کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے :

«بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ» (صحيح مسلم ، السلام ، باب الطب والمرض والرقى، ح : 2186)

’’اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ، ہر اس چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور ہر اس انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے ، اللہ تجھے شفاء دے ، میں اللہ تعالی کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں ۔‘‘

2۔ نہانے کا مطالبہ کرنا : جیسا کہ سابق حدیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عامر بن ربیعہ کو اس کا حکم دیا تھا اور پھر غسل کے اس پانی کو اس شخص پر انڈیل دیا جائے جسے نظر لگی ہو ۔ جہاں تک اس کے فضلات اور بول و براز کو لینے کی بات ہے یہ بالکل بے اصل ہے ۔ اسی طرح اس کے پاؤں کو لینا بھی بالکل بے اصل ہے ، اس سلسلہ میں جو ثابت ہے وہ صرف نظر بد لگانے والے سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ اپنے اعضاء اور تہبند کے اندر کے حصے کو دھوئے ، پگڑی ، ٹوپی اور کپڑے کے اندر کے حصے کو دھونے کا بھی شاید یہی اثر ہو ۔

نظر بد سے پیشگی بچاؤ اختیار کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ۔ یہ توکل کے بھی منافی نہیں بلکہ یہ عین توکل ہے کیونکہ توکل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات گرامی پر اعتماد کیا جائے اور ان اسباب کو بھی اختیار کیا جائے ، جنہیں اللہ تعالی نے مباح قرار دیا ہے ، یا جنہیں اختیار کرنے کا حکم دیا ہے ۔ نبی اکرم ﷺ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنھما کو بھی یہ دم کیا کرتے تھے :

"أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ" (صحيح البخاري، احاديث الانبياء ، باب 10، ح : 3371 بلفظ اعوذ ۔۔۔)

’’میں تم دونوں کو اللہ تعالی کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ، ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے ۔‘‘

اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے : حضرت ابراہیم ، حضرت اسحاق اور اسماعیل علیھم السلام کو بھی اسی طرح دم کیا کرتے تھے ۔)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص494

محدث فتویٰ